رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دیں کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام مسیح موعود)

# الفضل

چندہ غیر ممالک سے سالانہ سات روپیہ

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا (الہام مسیح موعود)

جلد ۶ | ۲۹ - اپریل ۱۹۱۹ء | سہ شنبہ | ۲۷ - رجب ۱۳۳۷ ہجری | نمبر ۸۲


Digtized by Khilafat Library

## فہرست مضامین



## مدینۃ المسیح

چونکہ آجکل دیہات میں رولٹ ایکٹ وغیرہ کے متعلق بہت سی غلط افواہیں پھیلی ہوئی ہیں۔ اس لئے جناب سید محمد اسحاق صاحب جو کہ خاص طور پر موجودہ شورش کے دفیعہ کے لئے مقرر کئے گئے ہیں بہت سے احباب کو دیہات میں دورہ کرکے لوگوں کو اصل حالات سے واقف کرنے کے لئے بھیجا ہے

جناب ماسٹر عبد الرحمان صاحب بی۔ اے جو کچھ عرصہ ہوا بسلسلہ ملازمت ڈھان (کالا پانی) گئے تھے واپس آگئے ہیں۔

جناب قاضی سید امیر حسین صاحب چند دن سے بیمار ہیں

## نہایت ضروری اعلان

۲۸ و ۲۹ اپریل کی درمیانی شب کو حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے طویلہ سے ایک گھوڑی اور ایک گھوڑا سرقہ ہو گئے ہیں۔

گھوڑی کا حلیہ یہ ہے۔ کمیت۔ سیاہ زانو۔ ماتھے پر سفید تارہ شیردار (بچہ گھوڑی ہے) قد ۱۴-۲

گھوڑے کا حلیہ۔ سرنگ۔ ستارہ ٹوٹی لکیر سفید۔ پچھلا دایاں پاؤں سفید۔ قد ۱۴ یا ۱۴-۱

احباب اپنے اپنے علاقہ میں انکی تلاش اور جستجو کریں اور پتہ ملنے پر فوراً گرفتار کرکے قریب کے تھانہ میں اطلاع دیں۔ نیز یہاں بھی خبر کریں۔

# اخبار احمدیہ

## تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہال میں ایک غیر معمولی جلسہ

۲۳ - اپریل ۱۹۱۹ء کو تمام اساتذہ و طلباء تعلیم الاسلام ہائی سکول کا ایک خاص جلسہ سکول ہال میں زیر صدارت جناب میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق منعقد ہوا۔ جس کی غرض یہ تھی۔ کہ ان مفسدہ پرداز لوگوں کی کارروائیوں کے متعلق۔ جنہوں نے کہ لاہور۔ امرتسر و دیگر مقامات میں امن عامہ میں خلل ڈالا۔ اور اپنی مہربان گورنمنٹ کے خلاف عوام کو بھڑکا کے سینکڑوں کو عدم آباد پہنچایا ہے۔ ان کے اس فعل پر اظہار ناراضگی کیا جائے۔ اساتذوں کی طرف سے مولوی محمد الدین صاحب بی۔ اے ہیڈ ماسٹر ہائی سکول۔ شیخ محمد مبارک اسمٰعیل صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ ماسٹر محمد زمان صاحب اور طلباء کی طرف سے مولوی ممتاز علی خان سٹوڈنٹ ففتھ ہائی کلاس نے اور آخر میں جناب صدر جلسہ نے نہایت پرجوش لہجہ میں تقریریں کیں اور ان لوگوں کے رویہ پر سخت افسوس کا اظہار کیا جنہوں نے اپنے اوپر خود مصائب نازل کر لی ہیں۔ گورنمنٹ برطانیہ کے احسانات و برکات کا ذکر کیا گیا۔ اور بتایا گیا۔ کہ جب کبھی گذشتہ سالوں میں لاہور کے مختلف کالجوں میں سٹرائک ہوئی اس وقت بھی احمدی طلباء نے باوجود سخت مشکلات کے اپنے محسن حکام کا ساتھ نہیں چھوڑا۔ اور اپنے امام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے احکام کو نہیں بھلایا۔ اور اس وقت بھی جبکہ اس قدر خطرات تھے ہمارے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے اولڈ بائز نے جو لاہور و دیگر مقامات کے مختلف کالجوں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ نہایت مردانگی۔ استقلال۔ اور ہمدردی اور اخلاقی جرأت کا نمونہ دکھایا کہ باوجودیکہ بعض مقامات نہایت بےکسی کی حالت میں تھے لیکن پھر بھی احکام و جادۂ صواب سے ذرا نہیں ڈگمگایا۔ تقریروں کے بعد جناب ہیڈ ماسٹر صاحب نے مندرجہ ذیل ریزولیوشن پیش کیا۔

"ہم تمام معلمین و متعلمین ہائی سکول ایک خاص جلسہ میں جمع ہو کر بذریعہ ریزولیوشن ہذا ملتمس ہیں۔ کہ ہم ان تمام مفسدوں اور شورش پسندوں کی کارروائیوں کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ گورنمنٹ کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ چونکہ گورنمنٹ کی فرمانبرداری ہمارے مذہبی شعار میں سے ہے۔ اس لئے ایسی قسم کی شورش وغیرہ کی ہر ممکن ذرائع سے اپنے حلقہ میں رفع و دفع کرنے کی کوشش کریں گے"

یہ بھی تجویز ہوئی کہ اس ریزولیوشن کی ایک نقل جناب ڈپٹی کمشنر صاحب ضلع گورداسپور و انسپکٹر صاحب لاہور ڈویژن کی خدمت میں بھیجی جائے۔ اور ایک نقل اخبار الفضل اور الحق میں بغرض اشاعت بھیجی جائے۔ بعد ازاں سب نے مل کر دعا کی۔ اللہ تعالیٰ اس شورش کو دور کرے اور سلطنت برطانیہ کے ستارۂ اقبال کو اور بھی بلند کرے۔ (سیکرٹری جنرل ایسوسی ایشن)

## انجمن احمدیہ بصرہ کی درخواست

ان تمام احمدی احباب کی خدمت میں انجمن ہذا نہایت ادب سے عرض کرتی ہے کہ بصرہ فیلڈ فورس پر بہت احباب تشریف لائے ہوئے ہیں۔ ان میں سے اکثر احباب کا انجمن احمدیہ بصرہ کو علم ہو گیا ہے۔ مگر وہ بھی بہت تکلیف اور ایک عرصہ گذرنے کے بعد اتفاقاً جن احمدی احباب کا ہم کو علم ہو جاتا ہے ان کو [illegible] ملاقات ہو جاتی رہی ہے۔ اور بعض جگہ کوئی ایسے احباب ہیں۔ جن کے پاس کوئی اخبار نہیں آتا۔ اس لئے ان احباب کو اخبار کے مضمون کا علم نہ ہوگا۔ بدیں وجہ تمام ان احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ جن کو کسی ایسے احمدی کا علم ہو۔ جو بصرہ فیلڈ فورس میں ہوں۔ وہ یا تو بذریعہ اخبار یا بذریعہ کارڈ معہ ان کے مفصل پتہ کے ہمیں اطلاع دیں۔ تاکہ ہم سب احباب کو مل سکیں۔ ابھی حال ہی میں جنوری کو آیا ہوا ایک احمدی جو دو ماہ بعد ہم سے ملا ہے۔ جو کہ ایک ہی محکمہ میں ہونے کے باوجود نہ مل سکا کیونکہ علم نہ تھا۔ اور آئندہ یہ بھی درخواست ہے۔ کہ جو احمدی جو بصرہ فیلڈ فورس میں آنا چاہیں وہ یا تو پہلے بذریعہ خط اطلاع دیا کریں۔ یا یہاں آ کر بذریعہ خط اطلاع دے دیں۔ یا خود آ کر مل لیا کریں۔

کمترین جعفر علی خاں احمدی ٹیلی کلرک ریل ہیڈ پورٹ سیکشن بیس سپلائی ڈپو۔ مارگل
میسوپوٹامیہ

## اعلان نکاح

میاں نذیر احمد پسر چوہدری امام الدین صاحب کا نکاح مبلغ تین صد روپیہ کے بالعوض "ظفران بی بی" بنت میاں نظام الدین سے ۱۷ - مارچ کو پڑھا گیا۔

## ولادت

مولوی رحمت علی صاحب مولوی فاضل قادیان کے ہاں ۲۵ - اپریل کی شب کو [illegible] لڑکا۔ اور بابو سلامت علی صاحب فیروزپوری کے ہاں بھی لڑکا متولد ہوا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے

## درخواست دعا

برادر اصغر علی صاحب فیروزپوری کی اہلیہ ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے۔ اور بابو فیض الحق صاحب بصرہ میں ہیں۔ ان کی بعض مشکلات کے حل کیلئے علاوہ ان کے بصرہ کے اور دوست بھی دعاؤں کے خواستگار ہیں۔ ان سب کے لئے دعا کی جائے۔

## نماز جنازہ

برادر سید محی الدین صاحب محی الدین پور [illegible] کی والدہ فوت ہو گئی ہیں۔ مرحومہ ایک مخلص خاتون تھیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب نماز جنازہ غائب پڑھیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دارالامان ۲۹-اپریل ۱۹۱۹ء

# ایک خیرخواہ کا پیغام ابناءِ وطن کے نام

جناب ناظر صاحب امور عامہ نے مندرجہ ذیل نہایت قیمتی مضمون چھپوا کر مختلف اطراف ملک میں کثرت کے ساتھ تقسیم کرایا ہے۔ اس میں نہایت دلسوزی اور ہمدردی کے ساتھ ملک کو نقصان رساں طرز عمل سے آگاہ کرتے ہوئے نہایت مفید اور قیمتی مشورہ دیا گیا ہے۔ (ایڈیٹر)

برادران! آپ کو معلوم ہے۔ کہ ہندوستان میں کچھ مدت سے ایک جماعت ایسی پیدا ہو گئی ہے۔ جو ملک کے امن و امان کے برباد کرنے کی فکر میں ہر وقت لگی رہتی ہے۔ دعویٰ تو ان لوگوں کا گورنمنٹ برطانیہ کی درستی کا ہے۔ لیکن عملاً یہ اپنے ہی بھائیوں کو درست کرتے رہتے ہیں کبھی کا گھر لوٹ لیتے ہیں۔ کسی سے جبراً مال حاصل کرتے ہیں کسی کو مار پیٹتے ہیں۔ کسی کو قتل کر دیتے ہیں۔ انگریزوں کا یا گورنمنٹ کا تو اس میں کچھ نقصان نہیں ہوتا۔ جو نقصان ہوتا ہے ہندوستانیوں کا ہوتا ہے۔ مدرسوں کے نادان لڑکوں کو یہ لوگ بہلا کر اپنے ساتھ ملاتے۔ اور ان سے یہ مکروہ کام چوری ڈاکہ اور قتل کا لیتے ہیں۔ ان والدین کے دلوں کا حال آپ لوگ بخوبی سمجھ سکتے ہیں جنہوں نے اپنے بچے علم پڑھنے کے لئے بھیجے ہوں اور اس امید میں شب و روز ان کے گذرتے ہوں۔ کہ لڑکا جلد علم سے فارغ ہو گا۔ اور دین و دنیا میں نام پیدا کرے گا۔ اور ہمارے لئے موجب عزت و فخر ہو گا کہ اتنے میں ان کو خبر ملے کہ ان کا لڑکا فلاں ساہوکار کے گھر ڈاکہ ڈالتا ہوا یا فلاں زمیندار سے استحصال بالجبر کرتا ہوا یا فلاں بیکس و بے بس پر حملہ کرتا ہوا پکڑا گیا ہے۔

اس قسم کی شرارتوں کی زیادتی کو دیکھ کر گورنمنٹ نے ایک کمیشن بٹھایا تھا کہ وہ موجودہ حالت پر غور کر کے اس کے متعلق اپنی رائے لکھے۔ اس کمیٹی نے جس کے پریسیڈنٹ رولٹ صاحب تھے ایک مسودہ طیار کر کے گورنمنٹ کے پیش کیا جس میں علاوہ اس امر پر روشنی ڈالنے کے کہ ہندوستان میں اس وقت واقعی میں ایک شورش پسند جماعت موجود ہے۔ یہ بھی بتایا گیا تھا کہ یہ فساد کیونکر مٹایا جا سکتا ہے ہم اس بات کے کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ اس کے متعلق جو تجاویز اس کمیشن نے پیش کیں۔ ان میں بعض دور اندیشی کے خلاف اور قابل اصلاح تھیں۔ مگر بوجہ اس کے کہ گورنمنٹ نے خود ہی کچھ فہمیدہ آدمی اس کام کے لئے مقرر کئے تھے۔ وہ مجبور تھی کہ ان لوگوں کی رائے کی عزت کرے۔ اور اسکی سفارش کے مطابق قانون پاس کرے۔ چنانچہ گورنمنٹ کے محکمہ قانون نے ان سفارشوں کے مطابق ایک قانون بنایا جو کونسل واضع قوانین ہند کے پیش ہوا ہندوستانی ممبروں نے جب اس قانون کو دیکھا تو بلا لحاظ کسی پارٹی یا جماعت کے سب کے سب نے بالاتفاق اس میں اصلاح کی ضرورت کو محسوس کیا اور گورنمنٹ کو اپنے خیال سے آگاہ کر دیا اس پر اس کے مشورہ سے کونسل کی ایک سب کمیٹی اس بل پر غور کرنے کے لئے بیٹھی اور کئی اصلاحات کے بعد وہ کونسل میں دوبارہ پیش ہوا۔ گو ہندوستانی ممبروں کی نظروں میں وہ اب بھی قابل اصلاح تھا۔ اور ہمارے نزدیک بھی ان کی رائے درست تھی۔ بل اب بھی نظر اصلاح کا محتاج تھا۔ اور ضرور تھا۔

ایک ایک حصہ بلکہ ایک ایک فقرہ اس بل کا کونسل میں پیش کیا گیا۔ ہندوستانی ممبروں نے اس پر جرح کی۔ اور خوب دل کھول کر کی۔ اور حق یہ ہے۔ کہ عموماً نہایت شائستگی سے کی اور گورنمنٹ کے قائم مقاموں نے بھی عموماً نہایت محبت اور وسعت سے ان کے خیالات کو سنا۔ اور دوستانہ طور پر تبادلہ خیالات ہوا اور ہمارے نزدیک اس سے پہلے کبھی کونسل کی کارروائی ایسے عمدہ طور پر نہیں ہوئی۔

مگر جیسا کہ مشہور ہے۔ کہ جب کوئی مصیبت آنی ہوتی ہے۔ تو ایسے سامان پیدا ہو جاتے ہیں۔ جن کا مقابلہ انسان نہیں کر سکتا (الا ماشاء اللہ) اس موقعہ پر بھی ایسا ہی ہوا۔ جیسا کہ آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ جناب وزیر ہند مسٹر مانٹیگ ۱۹۱۷ء کے آخر میں ہندوستان تشریف لائے تھے۔ اور جناب وائسرائے بہادر سے مل کر مارچ ۱۹۱۸ء تک ملک کے قائم مقاموں اور گورنمنٹ کے حکام سے مل کر اہل ہندوستان کو حکومت ہند میں زیادہ حصہ دینے کے متعلق مشورہ کرتے رہے تھے۔ انہوں نے ایک سکیم تیار کر کے حکومت برطانیہ کے غور کے لئے پیش کی تھی جو مانٹیگ چیمسفورڈ سکیم یا اصلاحی سکیم کے نام سے مشہور ہے۔ اس سکیم سے گو مختلف جماعتوں نے اختلاف ...... کیا ہے۔ لیکن سب اس بات کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ اس میں موجودہ انتظام حکومت کو بدل کر ایک نئے انتظام کی داغ بیل ڈالی گئی ہے۔ اس سکیم کے شائع ہونے پر جہاں ملک کے بہی خواہوں نے اصولی طور

پر اس سکیم سے اتفاق کرتے ہوئے بعض تفصیلات کی اصلاح کے لئے کوشش شروع کی وہاں ان لوگوں نے جن کو ہندوستان کا شاہراہ ترقی پر چلنا ایک آنکھ نہیں بھاتا اس کے خلاف بھی زور لگانا شروع کیا اور مختلف طور پر اس سکیم کو بدنام کرنا شروع کیا کبھی ہندوستانیوں کو اس سکیم کے کلی طور پر رد کرنے کا مشورہ دیا۔ کبھی انگلستان کو اس کے پاس نہ کرنے کی صلاح دی۔

ان لوگوں کی کوششیں گورنمنٹ ہند کی مضبوط رائے کے مقابلہ میں اور ملک کے بہترین عنصر کی مخالفت میں جب کامیاب نہ ہو سکیں تو ہندوستان سے مایوس ہو کر ولایت میں انہوں نے یہ شور شروع کیا کہ ہندوستان تو ابھی اس قابل ہی نہیں کہ اسکو حکومت میں حصہ ملے۔ ہندوستان کے لوگ قانون کی عزت سے ناواقف ہیں۔ وہ ایک بامن شہری کی ذمہ واری سے بے خبر ہیں۔ ان لوگوں کے ہاتھ میں حکومت دینا حکومت کو تباہ کرنا ہے۔ رولٹ کمیشن کی رپورٹ کو انہوں نے ہتھیار بنایا۔ اور یہ نہ دیکھا کہ رولٹ کمیشن کے ممبر جہاں ایک قلیل جماعت کو آمادہ فساد بتلاتے ہیں وہاں کثیر آبادی ہند کو خیر خواہ حکومت ظاہر کرتے ہیں۔ مگر بدخواہوں کی نظر تو بری باتوں پر پڑتی ہے۔ اچھی باتوں پر نہیں پڑتی۔ گو غیر ان لوگوں کے ہاتھوں میں ایک ایسا ہتھیار لگ گیا تھا کہ اس سے یہ وزیر ہند اور وائسرائے بہادر کی سب کوششوں کو ملیامیٹ کرنے کی امید رکھتے تھے۔ اور فی الواقعہ ان کو اس کمیشن کی رپورٹ کے بگاڑ کر پیش کرنے سے بہت کچھ مدد مل گئی تھی۔ چونکہ بڑے بڑے مدبر بھی ان کی ان باتوں پر کان دھرنے لگ گئے تھے اور خطرہ ہو گیا تھا کہ ریفارم سکیم کے پاس ہونے کی امید بالکل قطع ہو جاوے۔ اتفاقاً [illegible] کی وجہ سے رولٹ کمیشن کی رپورٹ کے ولایت پہنچنے میں کچھ دیر ہو گئی۔ اور ساتھ ہی ہمارے ابنائے وطن نے اپنے ہم خیالوں کو ولایت اطلاع دی۔ کہ وزیر ہند اور حکومت ہند نے جان بوجھ کر اس رپورٹ کو مخفی کر رکھا ہے۔ اور ان کا منشا ہے۔ کہ ریفارم سکیم پاس ہو جاوے۔ تو پھر اس کمیشن کی رپورٹ کو شائع کریں۔ تاکہ انگلستان کے لوگوں کو ہندوستان کے صحیح حالات پر اطلاع نہ ہو۔ اور وہ ریفارم سکیم کی مخالفت نہ کریں۔ یہ ایک ایسا الزام تھا جس سے انگلستان میں اور بھی شور پڑ گیا۔ اور بعض ہواخواہ بھی دوستوں کی صف سے علیحدہ ہو کر دشمنوں کی قطار میں جا کر شامل ہو گئے۔ ہندوستان کی ترقی کا مطلع نہایت تاریک ہو گیا۔ اور آئندہ ترقی کی امیدیں موہوم ہونے لگیں۔ پس اس حالت کو دیکھ کر وزیر ہند نے اور گورنمنٹ آف انڈیا نے اپنی کوششوں کو بار آور کرنے کے لئے۔ اور ہندوستان کے بدخواہوں کے منصوبوں کو توڑنے کے لئے یہ تدبیر کی کہ جہاں تک ہو سکے جلد سے جلد رولٹ کمیشن کی سفارشوں کے ماتحت ایک ایکٹ پاس کر دیا جاوے۔ اور حتی المقدور اس کمیشن کی سفارشوں کا لفظاً و معناً لحاظ رکھا جاوے تاکہ ان لوگوں کا منہ بند کیا جاوے۔ جو انگلستان کی عام رائے کو وزیر ہند اور گورنمنٹ ہند کے برخلاف یہ کہکر کر رہی تھی۔ کہ یہ لوگ ہندوستان میں ناموری پیدا کرنے کے لئے ناجائز وسائل کے ساتھ بے موقعہ طور پر ہندوستان کو اختیارات دیکر اپنے ملک سے نمک حرامی کر رہے ہیں۔ مگر کیا اس بل کے پاس ہو جانے کے بعد بھی وہ لوگ ایسا کر سکتے تھے۔ وہ کیا ان کی زبانیں ہمیشہ کیلئے بند نہ ہو جاتیں! کیا وزیر ہند اور لارڈ چیمسفورڈ اس ایک ضرب سے ہندوستان کے لئے ایک زبردست فتح حاصل نہ کر سکتے تھے! یہ ایک تدبیر تھی جو زبردست دماغوں سے نکلی تھی اور ایک حملہ تھا جس کی تفصیلات کو تجربہ کار جرنیلوں نے طے کیا تھا۔ بعض لوگ شاید یہ کہیں کہ اس ایکٹ کے پاس ہونے سے بھی تو دشمن یہ فائدہ اٹھا سکتا تھا کہ ہندوستان میں شورش ہے۔ تبھی تو گورنمنٹ نے یہ ایکٹ پاس کیا ہے۔ اور اسی ایکٹ کو وہ اپنے مطلب کے لئے استعمال کر سکتا تھا۔ مگر یہ شبہ درست نہیں۔ کیونکہ ایکٹ پاس ہونے سے شورش ثابت نہیں ہوتی۔ ایکٹ کا استعمال شورش ثابت کرتا ہے۔ اس ایکٹ میں یہ شرط ہے۔ کہ جس علاقہ ہند میں گورنمنٹ شورش دیکھیگی۔ اس علاقہ میں بذریعہ اعلان اس ایکٹ کا نفاذ کریگی۔ پس جب تک کسی علاقہ کے لئے اس کے نفاذ کا اعلان نہ ہو کیونکر ثابت ہو سکتا ہے۔ کہ اس علاقہ میں شورش ہے۔ اور اگر ہندوستان کے کسی علاقہ میں بھی اس کا نفاذ نہ ہو تو کیا یہ ثابت نہیں ہو جاتا کہ ہندوستان کے کسی علاقہ میں بھی شورش نہیں۔

. . . . . . . . . . . . . . . . . . . .

. . . . . . . . . . اور کیا یہ سکیم کے مخالفین کے لئے ایک دندان شکن جواب نہیں۔ کسی کے پاس ہتھیار نہ ہو۔ اور وہ حملہ نہ کرے۔ تو اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اس کے مقابلہ میں دشمن نہیں۔ لیکن ہتھیار ہو اور وہ حملہ نہ کرے تو یہ ثابت ہو جاتا ہے۔ کہ اس کے مقابلہ میں دشمن نہیں۔ پس اس ایکٹ کے پاس ہونے کے باوجود اگر گورنمنٹ آف انڈیا اس کا استعمال نہ کرتی تو یہ اس کے مخالفین کے لئے ایک ایسا مسکت جواب ہوتا۔ کہ وہ اس کے بعد بالکل خاموش ہو جاتے۔ کیونکہ اس سے ثابت ہو جاتا۔ کہ ہندوستان کسی عام شورش سے بالکل پاک ہے۔ اور اس ایکٹ کے پاس ہونے سے یہ ثابت ہو جاتا۔ کہ وزیر ہند اور گورنمنٹ آف انڈیا اپنی ذمہ واری کی بجا آوری کے لئے پوری طرح مستعد ہیں۔ اور اس اعتماد کے پورے طور پر مستحق ہیں۔ جو انگلستان نے ان پر کیا ہے۔ کیونکہ کیا اس ایکٹ کی موجودگی میں ریفارم سکیم کے دشمن کہہ سکتے تھے۔ کہ اس سکیم کے پاس کرانے سے [illegible] اور ہندوستانیوں میں نیک نامی حاصل کرنے کیلئے ناجائز وسائل سے گورنمنٹ آف انڈیا اور وزیر ہند

کام سے رہے ہیں۔

غرض وزیر ہند اور گورنمنٹ آف انڈیا کے لئے موجودہ حالات میں سے ایک ہی رستہ کھلا تھا کہ وہ جس قدر جلد سے جلد ممکن تھا۔ اس ایکٹ کو پاس کر دیتے۔ تاکہ دشمنان سکیم کا ہمیشہ کے لئے منہ بند ہو جاوے۔ اور ہندوستان کی کامیابی ایک یقینی امر ہو جاوے۔ جس میں کسی شبہ کی گنجائش نہ رہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس جلدی میں گورنمنٹ پورے طور پر اس بل کی حقیقت اور اس کے اثر کو سمجھ نہیں سکی۔ اور دل گواہی دیتے ہیں کہ بعض باتیں جو اس میں ہیں وہ نہ ہوتیں۔ تو اچھا تھا۔ مگر گورنمنٹ آف انڈیا کی جلدی اور اس کی کوشش اس بل کے پاس کرنے کے متعلق مذکورہ بالا واقعات سے اچھی طرح سمجھ میں آ سکتی ہے۔ پس ہم یہ تو کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہندوستان کی خیر خواہی کے خیال اور اس کے دشمنوں کے حملوں کے خوف سے حد سے زیادہ متاثر ہو کر انھوں نے ایک ایسا بل پاس کر دیا ہے۔ جو ایک حد تک قابل اصلاح ہے۔ مگر ہم یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ انھوں نے ہندوستان سے دشمنی کی ہے۔ اور ہم پر ظلم کیا ہے۔ پس حقیقت یہی ہے کہ کونسل ہند کے ہندوستانی ممبروں اور گورنمنٹ دونوں نے نیک نیتی سے ایک کام کیا ہے۔ صرف فرق یہ ہے۔ کہ ہندوستانی ممبروں نے بالطبع ہندوستان کے خیالات کا لحاظ رکھ کر ہندوستان کی ترقی اس بل کی اصلاح میں دیکھی۔ اور حضور وزیر ہند اور وائسرائے صاحب بہادر نے بالطبع انگلستان کی رائے کا اندازہ لگا کر ہندوستان کی ترقی کے لئے یہی تدبیر زیادہ مناسب سمجھی کہ اس بل کو جلد سے کسی ایسی صورت میں پاس کر دیا جاوے۔ کہ جس سے ہندوستان کے لئے اصلاحی سکیم کے مخالفوں کے منہ بند ہو جاویں۔

مگر کیا وہ لوگ جو اصلاحی سکیم کے مخالف ہیں۔ اس عرصہ میں بالکل آنکھیں بند کئے۔ اور ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے تھے۔ نہیں وہ اپنے مخالفوں کی ایک ایک حرکت و سکون کو اچھی طرح دیکھ رہے تھے۔ جب انھوں نے دیکھا۔ کہ ہماری تدبیر بھی باطل گئی۔ اور ہندوستان اس میدان سے بھی کامیاب نکل رہا ہے۔ تو انھوں نے ایک اور چال اختیار کی۔ اور افسوس کہ وہ اس میں ایک حد تک کامیاب ہو گئے۔

رولٹ ایکٹ کی مخالفت ہندوستانی ممبر اس بنا پر کرتے تھے۔ کہ اس ایکٹ کی ضرورت نہیں۔ اور ملک بالعموم امن پسند ہے۔ اور صرف چند لوگ ہیں۔ جو قانون کا ادب نہیں کرتے۔ اور فساد برپا کرتے ہیں۔ گورنمنٹ بھی اس امر کو تسلیم کرتی تھی کہ چند لوگ ہی ہیں۔ جو ایسا کرتے ہیں۔ مگر وہ اس امر پر زور دیتی تھی کہ یہ ایکٹ ابھی استعمال نہیں کیا جاوے گا۔ بلکہ صرف دوری ضرورت کے خیال سے رولٹ کمیشن کی سفارشات کا لحاظ کرتے ہوئے۔ اس ایکٹ کو پاس کیا جاتا ہے۔ اور جب کچھ لوگ شرارتی ہیں اور وہ بچوں کو گمراہ کر کے ملک کو تباہ کر رہے ہیں تو ان لوگوں کے مقابلہ کے لئے ہمیں تیار رہنا چاہئے۔

کچھ اور لوگ تھے وہ کہتے تھے کچھ لوگ نہیں ایک کثیر جماعت اس وقت باغیانہ خیالات رکھتی ہے اور ہندوستانی شرفا ایک امن شہری کے فرائض سے ناواقف ہیں۔ اور اسی وجہ سے "[illegible] سکیم" ایک خواب ہے۔ جس کا پورا ہونا ایک تباہی کا باعث اور ہلاکت کا موجب ہو گا۔ گورنمنٹ آف انڈیا بھی اور لیجسلیٹو کونسل بھی ان لوگوں کے خیالات سے متفقہ طور پر مخالف تھے۔ اور صریح طور پر مخالف تھے۔ پس تین خیالات کا مقابلہ تھا۔

(۱) ہندوستان کے سربرآوردہ کہتے تھے۔ کہ کچھ لوگ بیشک فسادی ہیں۔ مگر ملک اس حد تک ترقی کر چکا ہے۔ کہ وہ ان لوگوں کے دھوکے میں نہیں آ سکتا۔

(۲) گورنمنٹ کہتی تھی بیشک چند لوگ فسادی ہیں مگر چونکہ یہ لوگ اپنے خیالات کے پھیلانے کے لئے ہمیشہ ایسے ہی لوگوں کو چنتے ہیں جو ناواقف ہوں جیسے بچے وغیرہ۔ اس لئے یہ لوگ ملک کے لئے ہر وقت ایک خطرہ کا باعث ہیں۔ اور اس لئے اس دشمن کا مقابلہ کرنے کے لئے اور امن پسند مگر ناواقف لوگوں کو اس کے دھوکے سے بچانے کے لئے ہمیں ہر وقت تیار رہنا چاہئے۔

(۳) سکیم کے پاس ہونے پر اپنی سب امیدوں پر پانی پھرتا ہوا دیکھنے والے اس امر کے مدعی تھے۔ کہ ہندوستان فساد پر آمادہ ہے۔ باغیانہ خیالات تمام ملک میں پھیل رہے ہیں اور ہندوستان کے لوگ انگریزوں کے جانی دشمن ہیں۔ اور ابھی اس تہذیب کو انھوں نے حاصل نہیں کیا جو حکومت کے لئے ضروری ہے۔ قانون کا ادب ان لوگوں کے دلوں میں نہیں ہے۔ اور ہندوستانی ممبر وزیر ہند اور گورنمنٹ ہند کو دھوکا دیتے ہیں۔ کہ ہندوستان بالعموم امن پسند اور زیادہ اختیار دئے جانے کے قابل ہو گیا ہے۔ اس مقابلہ میں جس شخص کے بیان کی صداقت ثابت ہو جاوے۔ اس کو ایک عظیم الشان فتح ملتی تھی۔ گورنمنٹ اور ہندوستانی ممبروں کے دعوے تو قریباً قریباً ایک ہی سے تھے۔ اور بہت کم فرق تھا۔ اور ان دونوں میں سے ہر ایک کی فتح دوسرے کی فتح تھی مگر تیسرے فریق کے دعاوی میں زمین و آسمان کا فرق تھا۔ پس اس تیسرے فریق نے اپنی فتح کے لئے سرتوڑ کوشش کی۔ تاکہ گورنمنٹ اور ملک کے منتخب شدہ ممبروں کو شکست دیجاوے۔ ایسا بالکل ظاہر میں نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اگر ملک کو معلوم ہو جاتا کہ اس غرض کو مدنظر رکھ کر کوشش کی جاتی ہے تو سب ملک ہوشیار ہو جاتا۔ اور ان لوگوں کی دال نہ گلتی۔ پس خفیہ کوشش کی ضرورت تھی۔ تحریک کی نسبت زبان سے زیادہ اعتبار کرنا زیادہ ضروری تھا۔ ہندوستان میں فساد کروانا ان لوگوں کے لئے لازمی تھا۔ بلکہ یہ سوال ان کے لئے زندگی موت کا سوال تھا۔ ہندوستان کی اخلاقی موت میں انکی زندگی اور اسکی اخلاقی زندگی میں ان کی موت

تھی۔ پس یہ گرم تھا اور عقدہ بہت باندھ کر گرم تھا۔ کہتے ہیں ہر ایک کوشش کرنے والے کو کوئی راہ مل جاتی ہے۔ من جد وجد جو کوشش کرتا ہے پا لیتا ہے۔ ہندوستان کے بعض بہی خواہوں کو یہ خیال پیدا ہوا کہ شاید گورنمنٹ کا یہ خیال ہوگا کہ چند سربرآوردوں کی گو یہ رائے ہے۔ کہ یہ ایکٹ ٹھیک نہیں۔ مگر عام طور پر ملک کی یہ رائے نہیں۔ اس لئے انھوں نے چاہا کہ کوئی ایسی تدبیر اختیار کی جاوے۔ کہ گورنمنٹ کو معلوم ہو جاوے کہ ملک سب کا سب اس بل کے مخالف ہے۔ اور اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ جو لوگ بھی اس بل کے واقف تھے۔ اس کے مخالف تھے سوائے شاذ و نادر کے۔ اور النادر کالمعدوم۔ گورنمنٹ پر اپنے خیالات کا اظہار کرنے کے لئے خاموش مقابلہ اور ہڑتال کا طریق ایجاد کیا گیا۔ دوسرا طریق یہ تھا کہ تمام ملک کی طرف سے دستخط ہو کر میموریل جاتے۔ اور وفد پیش ہوتے۔ مگر پہلا طریق یورپ کی تقلید میں اختیار کیا گیا۔ لیکن ہندوستان کی طبیعت کا لحاظ نہیں رکھا گیا۔ ہندوستانی اس راستہ سے واقف نہیں ان کی تہذیب مذہبی تہذیب ہے۔ اور اس راستہ سے علیحدہ ہونا ان کے لئے خطرناک تھا۔ اسی حد تک بات رہتی جو بہی خواہان ہند نے تجویز کی تھی تو زیادہ خطرہ نہ تھا۔ مگر وہ لوگ جو ہندوستان کے سربرآوردوں اور گورنمنٹ کو جھوٹا ثابت کرنے کی کوشش میں تھے۔ تا کہ اصلاحی سکیم پاس نہ ہو۔ ان کو موقع مل گیا۔ بھیڑیا بھیڑ کے لباس میں آگیا پھر کیا تھا چاروں طرف شور و شر ہو گیا۔ ملک کے بہی خواہوں کو بدنام کرنے کے لئے جھوٹی باتیں مشہور کی گئیں۔ لوگوں کو اشتعال دلایا گیا۔ اور آخر بات کو یہاں تک بڑھایا گیا کہ مذہب جو ہندوستانیوں کی جان تھا۔ ایک پاک اور قدیم تہذیب جو ان کی روح تھی اس کا خیال بھی دل سے مٹا دیا گیا اور وہ کچھ ہوا جو نہ ہوتا تو اچھا تھا۔ صرف اس لئے کہ جو سکیم گورنمنٹ اور ہندوستان کے سربرآوردہ لوگ دھوکا دے رہے ہیں۔ اور ہندوستان کی ترقی کے لئے غلط طریق اختیار کر رہے ہیں کسی اصلاح کی ضرورت نہیں۔ ہندوستان کسی اصلاح کا محتاج نہیں۔ جو لوگ اس فریق کے دھوکے میں آگئے انھوں نے اپنے عمل سے ہندوستان کے قائم مقاموں اور وزیر ہند اور لارڈ چیمسفورڈ کو جھوٹا ثابت کر دیا ہے۔ ہندوستان کے قائم مقام کیا کہتے تھے۔ یہی کہ ہندوستانی ہرگز کسی قسم کے فساد سے تعلق نہیں رکھتے نہ انکو کوئی ورغلا سکتا ہے۔ گورنمنٹ کیا کہتی ہے یہی کہ بالعموم ہندوستانی خیرخواہ ہیں۔ لیکن نادانوں کو دھوکا دینے کی چونکہ مفسد کوشش کرتے ہیں اس لئے ہمیں تیار رہنا چاہیئے۔ گو کبھی بھی اس قانون کی ضرورت پیش آوے یہ وہ تیسرا فریق کیا کہتا تھا۔ یہی کہ ملک کو اب بھی اس قانون کی ضرورت ہے۔ ہندوستانیوں کے دکھانے کے دانت اور۔ اور کھانے کے اور ہیں۔ اب بتاؤ تم نے اپنے عمل سے کس کو سچا ثابت کیا ہے۔ کیا تم نے ہندوستان کے سربرآوردہ لوگوں کو جھوٹا ثابت نہیں کیا۔ کیا وزیر ہند اور لارڈ چیمسفورڈ کو تم نے شرمندہ نہیں کیا۔ کیا وہی مسٹر گاندھی جن کی تحریک کو عملی جامہ پہنانے کے لئے تم کھڑے ہوئے تھے اب پکار پکار کر نہیں کہہ رہے۔ کہ خدا مجھے ان دوستوں سے بچائے۔ انھوں نے میری سکیم کو برباد کر دیا۔ اور ان کے اعمال کا سب گناہ میری گردن پر ہے جس نے ان کو یہ تحریک کی۔ اور یہ اس کے اہل ثابت نہیں ہوئے کیا تم اس مصرعہ کے مصداق ثابت نہیں ہوئے

کہ لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا۔

یہ سب کچھ ناواقفیت کی وجہ سے ہوا ایک دھوکہ اور فریب کے ماتحت ہوا۔ ورنہ تم ویسے ہی باامن شہری ہو جیسے کہ دنیا کے کسی اور ملک میں پائے جاتے ہیں۔ مگر کچھ بھی ہو تم نے اپنے دشمنوں کے ہاتھ میں خود ایک ہتھیار دے دیا ہے جسے وہ تمھارے خلاف تو چلا دیں گے ہی۔ مگر تمھارے دوست بھی اس سے نہیں بچینگے۔ جو سات سمندر پار کے رہنے والے ہیں۔ گو محض تمھاری خیرخواہی کے لئے خود اپنے اہل وطن سے برا بھلا کہلاتے بھی نہیں رکے۔

کیا اس میں کچھ شک ہے کہ مسٹر مانٹیگو اور لارڈ چیمسفورڈ اور دیگر معزز عہدہ داران گورنمنٹ نے باوجود مخالف حالات کے زبردست طور پر ہندوستان کے حالات کو پیش کر کے ہندوستان کے فوائد کو صاحبان حل وعقد کے سامنے رکھدیا ہے۔ کیا اس میں کوئی شک نہیں کہ ان کے خلاف یہ الزام لگایا جاتا ہے۔ کہ محض ہندوستان کے حالات سے بے خبری کی وجہ سے وہ ایسا کرتے ہیں۔ ورنہ ہندوستان اصلاحات کا مستحق نہیں۔ وہ جابرانہ حکومت کا محتاج ہے۔ کیا ان لوگوں نے اپنی تمام عزت اور شہرت کو ہندوستان کے لئے خطرہ میں نہیں ڈالدیا۔ انگلستان کا ملک ایک عجیب ملک ہے۔ بوجہ اس کے کہ وہاں کثرت سے ایسے لوگ پیدا ہوتے رہتے ہیں جو قابلیت سے ملک کی باگ ہاتھ میں لے سکتے ہیں۔ جو شخص ایک دفعہ کسی سخت غلطی کا مرتکب ہو جاوے اس کا سیاسی چال چلن ہمیشہ کے لئے خراب ہو جاتا ہے۔ اور اس کی جگہ دوسرے لوگ لے لیتے ہیں۔ انگلستان کی تاریخ کو پڑھ کر دیکھو جو ایک دفعہ گر گیا ہے (پارٹیوں کے تغیرات سے مراد نہیں) پھر کبھی نہیں اٹھا۔ ایسے ملک میں مسٹر مانٹیگو اور لارڈ چیمسفورڈ نے باوجود عوام کی ناواقفیت کے ہندوستان کی ترقی کے سوال کو بلند کیا تھا۔ اور اب ان واقعات کی خبروں سے انکی شہرت اور عزت کو کیا کچھ نقصان نہ پہنچیگا۔ درحقیقت ان لوگوں نے جنہوں نے اس وقت قانون کی خلاف ورزی کی ہے۔ اور تمدن کے چھوٹے چھوٹے اصول کو بھی پامال کر دیا ہے

اپنے طرز عمل سے اپنے خیر خواہوں کو سخت مشکلات میں ڈال دیا ہے۔ جس وقت یہ خبریں لارڈ چیمسفورڈ حضور وزیر ہند اور ہند کو بھیجا جاوے کے ان افسروں کو ملتی ہونگی۔ جنہوں نے ہندوستان کی خاطر اپنی تمام ترقیات کو خطرہ میں ڈال چھوڑا تھا ان کے دل پر کیا گذرتی ہوگی۔ کیا مسٹر مانٹیگو ایک ایک خبر کو پڑھ کر اپنے دل میں شرمندہ نہوتے ہونگے اور ان کا دل محسوس نہ کرتا ہوگا۔ کہ میں نے ان لوگوں کی ہمدردی میں اپنے پولٹیکل کیریکٹر کو خراب کر لیا ہے۔ جو اس ہمدردی کے اہل نہ تھے۔ اب بھی وقت ہے۔ کہ اپنے دوستوں اور دشمنوں میں فرق کرو۔ کیا وجہ ہے۔ کہ ملک کے سربرآوردوں میں سے جنہوں نے اپنی زندگیاں تمہارے سفارے کے لئے خرچ کر دی ہیں۔ ایک بھی ان افعال کو پسند نہیں کرتا۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ افعال ملک کی بہتری کا باعث نہیں۔ تخریب کا ذریعہ اور بدخواہوں کی چال کا نتیجہ ہیں۔ اسے اہل ملک ہوشیار ہو جاؤ اور اپنے دوستوں اور دشمنوں میں فرق کرو۔ اور جن لوگوں نے تمہاری خاطر اپنی عزتوں کو خطرہ میں ڈال رکھا ہے۔ ان کو شرمندہ ... کے باعث نہ ہو۔ اور اپنے دشمنوں کو ہنسنے کا موقعہ نہ دو۔ اور یہ کہنے کا موقعہ نہ دو کہ ہم نے ان کو بیوقوف بنایا ہے۔ اب بھی کچھ نہیں گیا۔ اب بھی کہا جا سکتا ہے۔ کہ اس حد تک تو یورپ میں بھی فساد ہو جایا کرتے ہیں۔ مگر سب مذاہب کے لوگ کوشش کر کے اس فساد کو مٹا دو تا تمہارے دشمن ہمیشہ کیلئے مایوس ہو جاویں۔ یہ ان کا آخری حملہ ہے۔ اگر تم اس حملہ سے بچ گئے تو تمہاری فتح یقینی ہے۔ بلکہ تم اس فتنہ سے بھی فائدہ اٹھاؤ۔ ملک کی ترقی اتحاد بین الاقوام سے وابستہ ہے۔ اس فتنہ میں ہندو مسلمان۔ سکھوں میں ایک غیر معمولی اتحاد کی لہر پیدا ہو گئی ہے۔ اور یہی اتحاد کی کمی تھی۔ جو ہمارے نزدیک ہندوستانیوں کو زیادہ

## موجودہ شورش میں غیر مبایعین کا مسلک

اب جبکہ لاہور میں شوریدہ سر لوگوں کو گورنمنٹ کی زبردست طاقت اور مارشل لا کے تازیانہ نے سیدھا کر دیا ہے۔ اور سرکاری طور پر اعلان شائع ہو چکا ہے۔ کہ:

"لاہور میں حال کے فسادات کے متعلق متعدد سرگروہ گرفتار کئے گئے ہیں اور لوگ اپنی بیوقوفی سمجھ رہے ہیں۔ اور ان کی موجودہ مطابعت فوجی قانون کے ماتحت نافرمانی کے نتائج کے خوف کی وجہ سے ہے"

تو غیر مبایعین کو بھی ..... "موجودہ شورش اور ہمارا مسلک" کے عنوان سے پیغام میں ایک مضمون شائع کرنے کی ضرورت پڑی ہے۔ جس میں اول حضرت مسیح موعود کی اس تعلیم کا ذکر کیا گیا ہے۔ جو آپ نے اپنی جماعت کو نرمی اخلاق اور دعاؤں پر ... [illegible] ... اور ... مولوی محمد علی صاحب کے ایک تازہ خطبہ جمعہ کا اقتباس درج کیا ہے جس میں انہوں نے اپنے ہم خیالوں کو نصیحت کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ

"موجودہ حالات کو مدنظر رکھ کر میں یہ کہنا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ تم اپنی حفاظت کے لئے اپنے دوستوں اور تعلق والوں کی حفاظت کے لئے اپنے ملک کے لئے اور سب سے آخر اپنے حکام کے لئے موجودہ حالت میں قانون کی پوری پابندی اختیار کرو"

کیا ہی اچھا ہوتا اگر مولوی محمد علی صاحب مذکورہ بالا نصیحت اپنے دوستوں کو اس وقت کرتے جبکہ خاص لاہور میں شورش پھیلانے کے

لئے جلسے ہو رہے تھے۔ تاکہ اس کا کچھ اثر بھی ہوتا لیکن اب جبکہ شوریدہ سر لوگوں کی گرفتاریاں عمل میں آ رہی ہیں اس وقت انہیں نصیحت کرنے کی سوجھی ہے۔ جسپر بیچارے پیغام کو اپنے اس مضمون کے بالکل خلاف لکھنا پڑا ہے۔ جو اس نے لاہور میں "قومی ماتم کا دن" کے متعلق لکھا تھا۔ اور جس میں بریڈلا ہال کے شورش انگیز جلسہ کی نسبت لکھا تھا۔ کہ

"جلسہ میں رولٹ بل کے خلاف بڑے زور سے صدائے احتجاج بلند کی گئی اور چار ضروری ریزولیوشن پیش اور پاس ہوئے۔
(۱) حضور شہنشاہ معظم سے اس بل کو منسوخ کرنے کی درخواست (۲) ڈاکٹر کچلو۔ مسٹر ستیہ پال پنڈت دینا ناتھ۔ ایڈیٹر وقت۔ سید حبیب شاہ وغیرہم کے خلاف احکام بندش تحریر و تقریر و نظر بندی کے خلاف صدائے احتجاج (۳) مجروحین و مقتولین دہلی اور ان کے خاندانوں سے ہمدردی (۴) صاحب وزیر ہند حضور وائسرائے ہز آنر لفٹنٹ گورنر اور دیگر افسران کو اس جلسہ کی اطلاع"

ان سب ریزولیوشنوں کے پاس ہونے کے بعد ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب سردار سردول سنگھ صاحب اور پنڈت رام بھیج صاحب صدر جلسہ نے اپنے اپنے طریق سے باری باری دعائیں کیں۔ اور جلسہ برخواست ہوا جس کے بعد لوگ پھر صبح ہی کی طرح ننگے سر ماتم اور مہاتما گاندھی کی جے کے نعرے لگاتے ہوئے شہر کے بڑے بڑے بازاروں میں سے گذرے۔ اور بہت رات گئے یہ جلوس منتشر ہوا۔ جلسہ میں تین چار انگریز افسران پولیس بھی کارروائی دیکھنے کے لئے شریک ہوئے۔ خدا کرے وہ اس ناراضگی کا صحیح علم اپنے افسران بالادست کو دیں اور حکام اس جوش کو قانون رولٹ کی جلدی جلد تنسیخ کے ذریعہ دور

کریں۔ تاکہ کوئی اور مہیب نظارہ دیکھنے میں نہ آئے۔"

پیام کے مذکورہ بالا الفاظ سے ظاہر ہے کہ

(۱) ۶- اپریل کو بریڈلا ہال لاہور میں جو جلسہ عام ہوا۔ وہ گورنمنٹ کے پاس کردہ قانون کے خلاف بڑے زور سے صدائے احتجاج بلند کرنے کے لئے تھا (۲) اس میں ان لوگوں سے ہمدردی ظاہر کی گئی جو موجودہ شورش پھیلاتے ہوئے مارے گئے یا جن پر شورش انگیزی کی وجہ سے گورنمنٹ نے تعزیر یا تنبیہ جاری کیں (۳) اس میں گورنمنٹ کے خلاف بڑے زور سے ناراضگی کا اظہار کیا گیا۔ (۴) وہ جلسہ ایک مہیب نظارہ تھا جس کو دیکھ کر پیام نے گورنمنٹ کو یہ مشورہ دیا۔ اس جوش کو قانون رولٹ کی جلد سے جلد تنسیخ کے ذریعہ فرو کریں تاکہ کوئی اور مہیب نظارہ دیکھنے میں نہ آئے۔ ایسے جلسہ میں ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب جو غیر مبایعین کی انجمن اشاعت اسلام کے سکرٹری ہیں شامل ہونے اور پھر خاص طور پر اس میں نمایاں حصہ لینے اور ۔۔ کرانے کے باوجود سمجھ میں نہیں آتا۔ پیام کے مندرجہ ذیل الفاظ کا کیا مطلب ہے۔ کہ:۔

"ہمارے احباب ایسے منصوبوں میں نہ کبھی شریک ہوئے۔ اور نہ کبھی ہیں۔ اور ہم امید کرتے ہیں کہ وہ شریک ہونگے"؟

افسوس ان لوگوں نے جماعت احمدیہ سے قطع تعلق کر کے دوسروں کی تقلید میں وہ روش اختیار کر لی ہے۔ جو امام جماعت کی تعلیم کے بالکل خلاف ہے۔ کاش اب حقیقی طور پر اس سے باز رہیں۔

## وی پی آتے ہیں

جن احباب کا چندہ الفضل ۱۰ اپریل میں ختم ہوتا ہے ان کے نام ۳- مئی کا پرچہ وی پی ہوگا۔ واپس کرنے والے احباب نام پرچہ کا بھیجا ۔۔ ورنہ قیمت ملتوی رہیگا (منیجر الفضل)

# پنجاب کے حالات

**امرتسر میں گرفتاریاں**۔ امرتسر میں گرفتاریوں کی تعداد ڈیڑھ سو تک پہنچ گئی ہے ان میں سے ۷۰ کے پاس لوٹ کا مال بھی برآمد ہوا ہے۔

**دہلی کے اخباروں پر سنسر** اخبار ریاست روزانہ اور کانگریس روزانہ کو چیف کمشنر کا حکم ملا ہے کہ بغیر سنسر کے پاس کئے ہوئے کچھ نہ چھاپیں۔

**پنجاب گورنمنٹ کے تازہ اعلانات**۔ گورنمنٹ گزٹ پنجاب کے تازہ پرچے میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ زیر دفعہ ۱۵- پولیس ایکٹ ۱۸۶۱ء راولپنڈی۔ شاہ پور۔ اٹک۔ میانوالی۔ گورداسپور۔ جالندھر۔ ہوشیار پور۔ لدھیانہ۔ رہتک۔ گوڑگانوہ۔ کرنال۔ ملتان۔ منٹگمری۔ لائلپور اضلاع صوبہ پنجاب۔ بدامنی کے زیر اثر رقبہ میں شمار کئے گئے ہیں۔ یہ اعلان ۲ ماہ تک نافذ العمل رہیگا۔ بغرض اطلاع عام اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اضلاع متذکرہ بالا میں اگر کسی شخص کے جان و مال کو کسی قسم کا نقصان پہنچیگا تو وہ مجاز ہوگا کہ واقعہ سے ایک ماہ کے اندر اپنے ہرجانہ کا دعویٰ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں حسب دفعہ ۱۵- اے پولیس ایکٹ ۱۸۶۱ء دائر کرے۔

**عدالت مارشل لا کی کارروائی** مارشل لا کمیشن لاہور کے سامنے چہارشنبہ کو تین مقدمات پیش ہوئے۔ لفٹنٹ کرنل ارون کے سامنے قصور کے ہنگامے کے متعلق ایک مقدمہ پیش تھا جس میں ۱۵ ملزم تھے۔ مسٹر جسٹس لسیل جونس کے سامنے بادشاہی مسجد لاہور کا مقدمہ تھا جس میں نو ملزم تھے۔ اور ایک بلونت سنگھ کا مقدمہ پیش تھا جس پر اشتعال انگیزی کا جرم تھا کمیشن کے روبرو ان مقدمات میں اثبات جرم کا بیان ہوا۔ قصور کا مقدمہ ۲۶ تاریخ کے لئے ملتوی ہو گیا۔ بادشاہی مسجد والا مقدمہ ۲۵ تاریخ کو پیش ہوگا۔ اور بلونت سنگھ کا مقدمہ ۲۳- کو پیش ہوگا۔

**پولیس کو انعام** لاہور امرتسر اور قصور کے ہیڈ کانسٹیبل اور کانسٹیبلوں کو جو تازہ بلوؤں کے انسداد پر مامور تھے ۱۰ روپیہ فی کس انعام مقرر کیا گیا ہے۔

**مارشل لا کی عدالتیں**۔ لاہور اور منٹگمری کی سشن کی کچہریوں میں کھل گئی ہیں۔

**آٹے کا نرخ**۔ مارشل لا کے حکم نمبر ۲۹ کے مطابق لاہور کے سول رقبہ میں کل شام کے ۵ بجے سے آٹے کا نرخ ۶½ سیر فی روپیہ مقرر کر دیا گیا ہے۔ اور یہ کسی دکاندار کے لئے جائز نہیں۔ کہ وہ آٹے کی فروخت نہ کرے زیادہ قیمت لینے یا انکار کر دینے کی صورت میں مارشل لا کی رو سے فوری اور سخت سزا دیجائیگی۔

**لاہور** میں سکون ہے۔ جمعرات کے روز تین اور گرفتاریاں ہوئی ہیں۔ یعنی دھنی رام بھلا۔ دھرم داس سوری اور رتن چند سکرٹری الیکٹرک سپلائی کمپنی۔ گورنمنٹ کالج اور فورمن کرسچن کالج کے علاوہ میڈیکل کالج میں بھی اس وقت انگریزی فوج مقیم ہے۔ لاہور کے کالجوں میں سے ایک کی عمارت پر ایک مفسدانہ پوسٹر لگا ہوا پایا گیا۔

**لائلپور** شہر اور ضلع میں چند ایک گرفتاریاں ہوئی ہیں۔

**گورداسپور** جنرل افسر کمانڈنگ نے اس ضلع کے دورہ میں لوگوں کو مختلف مقامات پر اکٹھا کر کے ان پر اصلی صورت حالات بیان کی۔ اور موزوں تقریریں کیں یہاں چند گرفتاریاں بھی عمل میں آئی ہیں۔

**گوجرانوالہ** یہاں جو نقصان ہوا ہے اس کا اندازہ ۸ اور ۹ لاکھ روپیہ کے درمیان لگایا جاتا ہے۔

**ملتان** شہر میں امن و سکون ہے۔ تاہم ضروری پولیس و فوجی انتظام بدستور ہے عوام کی آگاہی اور فائدے کے واسطے حکام ضلع نے ایک روزانہ پرچہ دو صفحوں کا بزبان اردو جاری کیا ہے۔ جس میں تمام ضروری اور مفید خبریں شائع کی جاتی ہیں۔

باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شائع ہوا